International Research Jounral of Islamic Culture & Communication

IRJICC

ISSN:3007-4630 (P),3006-8304(E)

دینی مدارس کے قومی تعلیمی بورڈز: قیام، ترقی اور نصابی مضامین کا تقابلی و تجزیاتی مطالعہ

THE NATIONAL EDUCATIONAL BOARDS OF ISLAMIC SEMINARIES: HISTORICAL DEVELOPMENT AND COMPARATIVE STUDY OF CURRICULAR CONTENT

1. ***Adil Javed***
adiljaved@gmail.com
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, NCBA&E sub Campus Multan.

2. ***Dr. Muhammad Anas Raza***
dranasrazaisl@gmail.com
Associate Professor of Islamic Studies, Dar-ul-Madina International University, Islamabad.

Vol. 03, Issue, 04, Oct-Dec 2025, PP:122-132

OPEN ACCES at: www.irjicc.com

Article History	Received	Accepted	Published
	15-10-25	03-11-25	30-12-25

Abstract

Religious seminaries in Pakistan have played a remarkable role in shaping the country's state, society, and intellectual landscape. After the establishment of Pakistan, various sects established distinct educational and examination boards for their seminaries, including the prominent Wifaq al-Madaris al-Arabia Pakistan (Deobandi), Wifaq al-Madaris al-Shia Pakistan, Wifaq al-Madaris al-Salafiya Pakistan (Ahl-i Hadith), and Rabita al-Madaris al-Islamia (Jamaat-e-Islami). These institutions have preserved the classical Dars-i Nizami tradition while incorporating contemporary requirements to some extent, striving to create a unique integration of religious and worldly knowledge. This paper presents a comparative and analytical study of the establishment, evolution, organizational background, objectives, and core curricular subjects of these boards.The study concludes that, although there are clear differences among the four boards in terms of intellectual

CC BY

orientation, jurisprudential and theological frameworks, and curricular priorities, they all share a foundational emphasis on the Quran, Hadith, Fiqh and Usul, Arabic language, and Islamic history. Furthermore, the paper underscores the need for curricular reform, inter-sect scholarly dialogue, and the integration of contemporary social sciences in light of both national and global challenges.

KeyWords*: Religious Seminaries, Examination Boards, Wifaq al-Madaris, Curriculum, Dars-i Nizami, Comparative Study, Pakistan.*

موضوع کا تعارف:

برصغیر میں دینی مدارس کی تاریخ تہذیبی اور فکری خودی سے گہرا ربط رکھتی ہے۔ استعماری دور میں جب سرکاری تعلیمی نظام نے مذہبی علوم کو حاشیے پر دھکیل دیا تو مدارس نے قرآن و سنت، فقہ، عربی زبان اور کلاسیکی اسلامی علوم کی حفاظت کا بنیادی مرکز بن کر کام کیا۔ قیامِ پاکستان کے بعد ایک نئے قومی اور ریاستی فریم ورک میں مدارس کو اس چیلنج کا سامنا تھا کہ وہ اپنی علمی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے نئی ریاست کے ساتھ اپنے تعلق کی نئی صورت متعین کریں۔

اسی تناظر میں مختلف مسالک نے اپنے اپنے مدارس کے لیے باقاعدہ امتحانی و تنظیمی بورڈز قائم کیے، تاکہ

(الف) نصابِ تعلیم میں داخلی ہم آہنگی پیدا ہو

(ب) امتحانات و اسناد کا معیار متعین ہو

(ج) ریاستی اداروں اور جامعات کے ساتھ مفاہمت اور اعترافِ سند کے امکانات پیدا ہوں

(د) اپنے مخصوص فقہی و فکری منہج کی اجتماعی سطح پر حفاظت و اشاعت ہو۔[1]

اس مقالہ میں چار بڑے وفاقی ڈھانچوں کا جائزہ لیا جا رہا ہے:

1. وفاق المدارس العربیہ پاکستان (دیوبندی)
2. وفاق المدارس الشیعہ پاکستان
3. وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان (اہل حدیث)
4. رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان (جماعت اسلامی)

2۔ پاکستان میں دینی مدارس اور وفاقی بورڈز کا تاریخی و فکری پس منظر

قیامِ پاکستان کے بعد ریاستی تعلیمی پالیسی زیادہ تر سرکاری و جدید اداروں کے گرد گھومتی رہی، تاہم دینی مدارس نے عوامی سطح پر مذہبی شعور، مساجد کے نظام اور دینی قیادت کی فراہمی میں مرکزی کردار ادا کیا۔ 1950ء کی دہائی سے 1980ء کی دہائی تک مختلف ادوار میں حکومتِ پاکستان نے دینی مدارس کے ساتھ رسمی و غیر رسمی مکالمہ کیا، جس کے نتیجے میں بعض درجات کی اسناد کو ایم اے اسلامیات و عربی کے مساوی تسلیم کیا گیا، اور مشترکہ نصابات کے تصور پر بھی بحث ہوئی۔ اسی عرصے میں مختلف مکاتبِ فکر کے اکابر علماء نے محسوس کیا کہ مدارس کو منتشر انفرادی کوششوں سے نکال کر منظّم وفاقی نظام میں لایا جائے، تاکہ

امتحانات، اسناد اور نصاب میں وحدت پیدا ہو، حکومتی اداروں کے ساتھ بات چیت کسی ایک نمائندہ فورم کے ذریعے ہو، داخلی سطح پر علمی معیار اور نظم و ضبط برقرار رہے اور مسلکی و فقہی شناخت کو ادارہ جاتی پشت پناہی حاصل ہو۔ چنانچہ دیوبندی، شیعہ، اہل حدیث اور جماعتِ اسلامی سے وابستہ مدارس نے الگ الگ مگر باقاعدہ تعلیمی وفاق قائم کیے، جو وقت کے ساتھ اپنی اپنی جہت میں مضبوط ہوتے گئے۔[2]

3۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان (دیوبندی): آغاز، ارتقاء اور نصابِ تعلیم

3.1 تاریخی و تنظیمی پس منظر

دیوبندی مکتبِ فکر کے مدارس برصغیر میں پہلے ہی سے ایک معیاری درسِ نظامی روایت کے حامل تھے۔ تاہم قیامِ پاکستان کے بعد ایک مستقل وفاق کی ضرورت شدت سے محسوس ہوئی۔ شعبان 1374ھ/1957ء میں خیر المدارس ملتان میں اکابر علماء دیوبند کا اجلاس ہوا جس میں دیوبندی مدارس کے اتحاد، اصلاح نصاب اور امتحانی نظام کے لیے کمیٹی قائم کی گئی۔ دو سال بعد 1378ھ/1959ء میں دارالعلوم اسلامیہ (اشرف آباد) میں تین روزہ تعلیمی و تنظیمی نشست منعقد ہوئی، جس میں مجلسِ تنظیم المدارس کے متعدد اجلاسوں کے بعد ربیع الثانی 1379ھ/اکتوبر 1959ء میں وفاق المدارس العربیہ کا دستور منظور ہوا۔ اسی اجلاس میں پہلے صدر (مولانا شمس الحق افغانی)، نائب صدور، اور ناظم (مولانا مفتی محمود ملتان) کا انتخاب کیا گیا اور مرکزی دفتر خیر المدارس، ملتان میں قائم ہوا۔ اس طرح وفاق المدارس العربیہ نے نہ صرف دیوبندی مدارس کو منظّم امتحانی نظام فراہم کیا بلکہ رفتہ رفتہ ریاستی اداروں کے سامنے دیوبندی مکتبِ فکر کی تعلیمی نمائندگی بھی سنبھال لی۔

3.2 نصابِ تعلیم اور موضوعات

وفاق کا نصاب بنیادی طور پر کلاسیکی درسِ نظامی کی توسیع اور جدید تقاضوں کی حدِ امکان تک تطبیق پر مشتمل ہے۔

(i) ثانویہ عامہ (میٹرک کے مساوی)

اس مرحلے میں ایک دوہرا ڈھانچہ سامنے آتا ہے:

عصری مضامین: اسلامیات، اردو، انگلش، ریاضی، سائنس اور مطالعہ پاکستان (سرکاری نصاب کے مطابق)، تاکہ طلبہ سرکاری تعلیمی نظام کے ساتھ بھی منسلک رہ سکیں۔

دینی مضامین:

قرآنِ کریم کی قراءت، تجوید، پارہ عم کا ترجمہ و تفسیر، بعض اجزاء کا حفظ

عربی زبان (اللغۃ العربیہ، الطریقۃ العصریہ)

صرف و نحو (الصرف المیزان، پنج گنج/ارشاد الصرف، علم الصرف، ہدایۃ النحو)

فقہ کی ابتدائی کتابیں (فوائدِ مکیہ، زاد الطالبین، قدوری)

منطق کے ابتدائی متون (تیسیر المنطق، ایساغوجی)۔

(ii) ثانویہ خاصہ

یہ مرحلہ بنیادی دینیات سے تخصصی علوم کی طرف منتقلی کا نقطہ آغاز ہے:

تفسیر: قرآن مجید کے منتخب حصوں کا ترجمہ و تشریح
حدیث: ریاض الصالحین کے ابواب، دیگر منتخب احادیث
فقہ: کنز الدقائق، شرح وقایہ
اصول فقہ: آسان اصول الفقہ، اصول الشاشی، نور الانوار
نحو: کافیہ و شرح جامی
عربی ادب و انشاء: نفحۃ العرب، مقامات حریری کے منتخب مقالات، معلم الانشاء
منطق و بلاغت: شرح تہذیب، دروس البلاغہ وغیرہ۔

(iii) عالیہ و عالمیہ

ان درجات میں علومِ اسلامیہ کی کلاسیکی چوٹیوں تک رسائی کا اہتمام ہے:
تفسیر: بیضاوی، جلالین، الفوز الکبیر، التبیان فی علوم القرآن
حدیث: مشکوٰۃ المصابیح، صحیح مسلم، جامع ترمذی، صحیح بخاری، طحاوی، موطا امام مالک و امام محمد
فقہ: ہدایہ کے متعدد اجزاء (اول تا رابع)
اصول فقہ: حسامی، توضیح، تلویح، خیر الاصول
عربی ادب: دیوان المتنبی، سبع المعلقات، دیوان حماسہ
منطق و فلسفہ، بلاغت، علم الکلام، تاریخِ فقہ وغیرہ۔[3]

وفاق کے اعلیٰ درجات کی اسناد کو سرکاری سطح پر ایم اے اسلامیات/عربی کے مساوی تسلیم کیے جانے سے اس نظام کو رسمی تعلیمی ڈھانچے میں ایک خاص مقام حاصل ہوا، اگرچہ یہ اعتراف ہر پہلو سے براہِ راست انضمام کے مترادف نہیں۔

4۔ وفاق المدارس الشیعہ پاکستان: تاریخی ارتقاء اور نصاب

4.1 قیام و ارتقاء

شیعہ مکتبِ فکر کے مدارس میں منظّم وفاقی نظام کی ابتدائی کوشش 1945ء میں لاہور میں جامعۃ المنتظر کی بنیاد سے جڑی ہوئی ہے۔ بعد ازاں 1958ء میں جامع المنتظر لاہور میں منعقدہ مؤتمرِ تعلیمی، 1962ء میں جامعہ امامیہ لاہور اور 1976ء میں مدرسہ جعفریہ کراچی کے اجتماعات کے ذریعے شیعہ مدارس کے مابین نصابی، امتحانی اور تنظیمی ہم آہنگی کی کوششیں جاری رہیں۔ ان اجتماعات میں مشترکہ نصاب، سالانہ تعطیلات، طریقۂ امتحان اور مدارس کے معائنے کے اصول طے کیے گئے۔ ابتدا میں "مجلس نظامت مدارس دینیہ شیعہ" کے نام سے بورڈ تجویز ہوا، لیکن ادارہ جاتی استحکام حاصل نہ ہو سکا۔

جنوری 1979ء میں حکومتِ پاکستان نے دینی مدارس کے لیے قومی کمیٹی قائم کی، جس میں شیعہ مکتب فکر کی نمائندگی علامہ سید صفدر نجفی اور دیگر علماء نے کی۔ اسی پس منظر میں 2930 مارچ 1979ء کو جامعۃ المنتظر لاہور میں منعقدہ عظیم اجتماع میں "وفاق المدارس الشیعہ پاکستان" کا قیام عمل میں آیا، جسے بعد میں عزیز المدارس جامعہ رضویہ چیچہ وطنی کے اجلاس (1981ء)

میں مزید باضابطہ شکل ملی اور علامہ صفدر نجفی کو صدر منتخب کر کے انہیں نصابی و تعلیمی ڈھانچے کی تشکیل کا اختیار دیا گیا۔

درجہ سلطان الافاضل کو ایم اے کے مساوی تسلیم کرانا اور اس کے ذریعے سینکڑوں طلبہ کے لیے سرکاری تعلیمی اداروں میں تدریسی مواقع ہموار کرنا اس وفاق کی اہم کامیابیوں میں شمار ہوتا ہے۔

4.2 نصاب و مضامین

وفاق المدارس الشیعہ کا نصاب ایک طرف حوزوی روایت (نجف و قم) سے گہرا تعلق رکھتا ہے اور دوسری طرف پاکستانی تعلیمی و سماجی سیاق کے تقاضوں سے ہم آہنگی کی کوشش بھی کرتا ہے۔

اہم علمی شعبے:

قرآن وعلومِ قرآن: تجوید، حفظ، تفسیر (مثلاً سورۃ بقرہ)، آیات الاحکام

حدیث واصول حدیث: آداب المتعلمین، جامع الاخبار، اصول حدیث، اصول کافی، معانی الآثار

فقہ واصول فقہ: احکام اسلام، تبصرۃ المتعلمین، شرائع الاسلام، تحریر الوسیلہ، المکاسب، مبادی الاصول، کفایۃ الاصول

عقائد: دین متین، عقائد امامیہ، شرح تجرید، تحقیق ادیان و مذاہب

تاریخ: تاریخ الاسلام، سیر اہل بیت، الارشاد

عربی ادب: عربی کی ابتدائی وثانوی کتب، دیوان علی، نہج البلاغہ، مقامات حریری، دیوان الحماسہ

فارسی ادب: فارسی کی نصابی کتب

صرف و نحو: ابواب الصرف، صرف بہائی، صرف میر، علم الصیغہ، نحو میر، شرح مائۃ عامل، ہدایۃ النحو، کافیہ، جامی، تہذیب المغنی

بلاغت: تلخیص المفتاح، البلاغۃ الواضحہ، جواہر البلاغۃ، مختصر المعانی، مطول وغیرہ۔[4]

اس نصاب میں فقہی و کلامی سطح پر اثنا عشری امامیہ مکتب فکر کی تشکیلِ شعور مرکزی اہمیت رکھتی ہے، جبکہ عربی و فارسی ادبیات کے ذریعے علمی ذوق اور متن شناسی کی تربیت کی جاتی ہے۔

5۔ وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان (اہل حدیث): قیام، مقاصد اور نصاب

5.1 تنظیمی پس منظر

اہل حدیث مکتبِ فکر کی جماعتی نمائندگی "جمعیت اہل حدیث" کے نام سے پہلے سے موجود تھی۔ دینی مدارس سلفیہ کی سطح پر یک جہتی اور نصابی و امتحانی ہم آہنگی کے لیے جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی دعوت پر "وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان" قائم کیا گیا۔ صدر دفتر جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں واقع ہے اور اہل حدیث مدارس وسیع پیمانے پر اس وفاق کے ساتھ منسلک ہیں۔ وفاق المدارس السّلفیہ کی سند "شہادۃ العالمیہ فی العلوم العربیہ والاسلامیہ" کو حکومتِ پاکستان، وزارتِ تعلیم اور یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے ایم اے عربی اور ایم اے اسلامیات کے مساوی تسلیم کیا، جو اس وفاق کے تعلیمی معیار کا اہم سرکاری اعتراف ہے۔

5.2 اغراض و مقاصد

وفاق کے مقاصد میں نمایاں نکات یہ ہیں:

- قرآن وحدیث کو بحیثیت اساسِ شریعت پڑھانا اور اسی منہج پر علومِ اسلامیہ وعربیہ قدیم وجدید کی تدریس

- مذاہبِ اربعہ کی فقہ واصول کی تدریس کے ساتھ براہِ راست کتاب وسنت کی طرف رجوع کی رہنمائی
- تراثِ اسلامی، حدیثی و تفسیری ذخیرے اور عربی ادب کی اشاعت و حفاظت
- ایسے علماء و مصنفین تیار کرنا جو راسخ فی العلم ہوں اور اپنے قلم و دعوت کے ذریعے صحیح عقائد، اصلاح نفوس اور تہذیبِ اخلاق کا کام کریں
- سلف صالحین کے منہج، سلفی عقائد اور سنتِ صحیحہ کے دفاع
- نصابی وامتحانی سطح پر مدارس سلفیہ میں یگانگت
- وفاقی سطح پر حکومت اور دیگر اداروں کے ساتھ رابطہ۔

5.3 نصابِ تعلیم

وفاق المدارس السّلفیہ میں ثانویہ عامہ، ثانویہ خاصہ، شہادۃ العالیہ اور شہادۃ العالمیہ کے مختلف درجات پر نصاب ترتیب دیا گیا ہے۔

(i) ثانویہ عامہ

قرآن: تیسواں پارہ (حفظ و تجوید)، سورۃ البقرہ تا سورۃ الاعراف کا ترجمہ

حدیث: نخبۃ الحدیث/اربعین نووی، بعد میں بلوغ المرام یا عمدۃ الاحکام

سیرت: مہر نبوت، رحمت عالم

عقیدہ: تقویۃ الایمان

مصطلح الحدیث: اصطلاحات المحدثین

نحو وصرف: کتاب النحو، ابواب الصرف، علم الصیغہ

انشاء و عربی زبان: الطریقۃ الجدیدۃ

اختیاری عصری مضامین: مطالعہ پاکستان، انگلش، جنرل سائنس، جنرل ریاضی (نویں، دسویں)۔

(ii) ثانویہ خاصہ، شہادۃ العالیہ، شہادۃ العالمیہ

ان درجات میں:

تفسیر: جلالین، جامع البیان، مباحث فی علوم القرآن

حدیث: مشکوٰۃ، سنن نسائی، ابوداؤد، ترمذی، مسلم، بخاری، موطا امام مالک و امام محمد

فقہ: الدرر البہیہ، الروضۃ الندیہ، ہدایۃ المجتہد

اصول فقہ: اصول الشاشی، تسہیل الوصول، ارشاد الفحول

عقیدہ: شرح العقیدۃ الواسطیہ، العقیدۃ الطحاویہ

تاریخ التشریع الاسلامی، تقابل ادیان، اسلام کا سیاسی و اقتصادی نظام، دراسۃ الاسانید وغیرہ شامل ہیں۔[5]

اس نصاب میں براہِ راست نصوصِ شرعیہ کے ساتھ وابستگی، حدیثی متون کا گہرا مطالعہ اور سلفی تاویلی منہج کی تشکیلِ ذہن واضح طور پر نظر آتی ہے۔

6۔ رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان (جماعت اسلامی): فکری وژن اور نصاب

6.1 تعارف و پس منظر

رابطۃ المدارس الاسلامیہ، جماعت اسلامی کے فکری و تحریکی پس منظر میں قائم مدارس کا وفاق ہے۔ اس کا پہلا نصاب و دستور 27-28 فروری 1983ء کو منصورہ لاہور میں منعقدہ تعلیمی کانفرنس میں جاری ہوا، بعد ازاں 1986ء اور پھر 2009ء اور 2010ء میں اس میں ترمیمات کی گئیں۔ رابطہ کے تحت مدارس نے نصاب کی یکسانیت اور دستور کی پابندی کو اصولی حیثیت دی، جس کے نتیجے میں فضلاء و فاضلات کی بڑی تعداد تدریس، تبلیغ، امامت و خطابت اور دینی و فکری خدمات انجام دے رہی ہے۔ صدر رابطہ طویل عرصے تک مولانا عبدالمالک رہے، جس نے ادارہ جاتی تسلسل کو مضبوط کیا۔

6.2 نصابی ڈھانچہ

رابطہ کا نصاب ایک طرف کلاسیکی درسِ نظامی کے مضامین پر قائم ہے، دوسری طرف سرکاری ٹیکسٹ بورڈ کے عصری مضامین کو بھی باقاعدہ شامل کرتا ہے، خصوصاً میٹرک وایف اے سطح پر۔

طلبہ کے لیے ثانویہ عامہ میں:

قرآن و حدیث: منتخب سورتوں کا ترجمہ، زاد الطالبین، فوائد مکیہ

صرف و نحو: علم الصیغہ، فصول اکبری کے ابواب، ہدایۃ النحو

فقہ: قدوری

منطق: تیسیر المنطق، مرقات

عربی زبان وادب: قصص النبیین، معلم الانشاء

عصری مضامین: اردو، انگلش، ریاضی، مطالعہ پاکستان (نویں، دسویں کے سرکاری نصاب کے مطابق)۔

ثانویہ خاصہ و عالیہ میں:

تفسیر جلالین، تفسیر بیضاوی، الفوز الکبیر

حدیث: بلوغ المرام، مشکوٰۃ شریف، موطا امام مالک

فقہ: ہدایہ (نکاح سے وقف وغیرہ، بعد میں ثالث ورابع اجزاء)

اصول فقہ: حسامی، نور الانوار، توضیح

عقائد: عقیدۃ الطحاویہ، شرح عقائد نسفی

بلاغت: البلاغۃ الواضحہ، مختصر المعانی

ادب عربی: دیوان متنبّی، دیوان حماسہ، سبع معلقات وغیرہ۔

طالبات کے لیے الگ نصاب میں:

قرآن کا مکمل ترجمہ و مختصر تفسیر،
ریاض الصالحین، اصولِ حدیث،
فقہ: قدوری، ہدایہ،
عقائد، فرائض، بلاغت، عربی قراءت،
اور تربیتی مطالعہ کے لیے مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، مولانا گوہر رحمان اور دیگر مصنفین کی تصانیف (اسلامی ریاست، الجہاد فی الاسلام، سود، اسلامی نظامِ معیشت وغیرہ) شامل کی گئی ہیں۔ رابطۃ کے نصاب میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ تحریکی و سیاسی شعور، اقامتِ دین، اسلامی ریاست، جدید نظریاتِ سیاست و معیشت اور معاصر الحادی رجحانات کے رد کے موضوعات نمایاں ہیں، جو اسے دیگر وفاقوں سے فکری طور پر ممتاز کرتے ہیں۔[6]

7۔ تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان (بریلوی)

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان بریلوی مکتبِ فکر کے دینی مدارس کا سب سے بڑا وفاقی و امتحانی بورڈ ہے، جو ملک بھر میں اہل سنت و جماعت) بریلوی (سے وابستہ ہزاروں مدارس کو مشترکہ نصاب، امتحان اور اسناد کے نظام کے تحت منظّم کرتا ہے۔ مرکزی دفتر لاہور میں راوی روڈ) نزدمینارِ پاکستان (کے قریب واقع ہے، جہاں سے تحفیظ، تجوید، متوسط، عامہ تا عالمیہ وغیرہ کے نصابات اور امتحانی نظام کی نگرانی کی جاتی ہے۔ تنظیم المدارس کے قیام کی ابتدائی کوششیں1960 ء کی دہائی کے علماء و مشائخ کے اجتماعات سے جڑی ہوئی ہیں، جبکہ بعد کے عشروں میں اسے ادارہ جاتی سطح پر مزید استحکام ملا اور آج یہ دیگر وفاقی بورڈز کے ساتھ ملک کے بڑے دینی بورڈز میں شمار ہوتا ہے، اور اس کی شہادۃ العالمیہ کو بھی HEC نے ایم اے اسلامیات/عربی کے مساوی تسلیم کیا ہے۔

تنظیم المدارس کے سرکاری مقاصد میں مدارسِ اہل سنت و جماعت میں اتحاد و یک جہتی پیدا کرنا، معیارِ تعلیم کو بہتر بنانا، نصابِ درسِ نظامی میں وقت کے تقاضوں کے مطابق مناسب ترامیم و اضافے کے ذریعے ایسی نسل تیار کرنا جو قرآن و سنت کے ساتھ ساتھ عصرِ حاضر کے حالات سے بھی آگاہ ہو، ملحقہ مدارس کے امتحانات کا انعقاد اور کامیاب طلبہ کو اسناد جاری کرنا، اور تصنیف و تالیف، ترجمہ اور مسائلِ جدیدہ پر غور و فکر کے لیے شعبہ تحقیق و ترجمہ قائم کرنا شامل ہیں۔

نصاب کو تحفیظ القرآن، تجوید و قراءت، درجہ اعدادیہ، متوسطہ اور عامہ تا عالمیہ) طلبہ و طالبات کے لیے الگ ترتیب کے ساتھ) پر منقسم کیا گیا ہے۔ ابتدائی درجات میں قرآنِ مجید کی قراءت، حفظ، تجوید، بنیادی عقائد، ضروری فقہی مسائل، سیرتِ نبوی، اردو و عربی کی ابتدائی تعلیم اور اخلاقی تربیت شامل ہے؛ متوسطہ و عامہ میں ترجمہ و تفسیرِ قرآن، منتخب احادیث، فقہِ حنفی کی متوسط کتب، عربی صرف و نحو، تاریخ اسلام، سیرت اور تصوف و اخلاق کے مباحث پڑھائے جاتے ہیں؛ اور خاصہ، عالیہ اور عالمیہ میں حدیث کے

بڑے مجموعے، فقہ حنفی کی معتمد متون و شروح، اصولِ حدیث و اصولِ فقہ، علم الکلام، منطق و فلسفہ، بلاغت، عربی ادبِ عالیہ اور ردِ فرقِ باطلہ و معاصر فکری سوالات سے متعلق مباحث شامل ہیں۔ نصاب میں میلاد، نعت، ادبِ نبوی اور سلاسلِ تصوف کی روحانی روایت کو بھی مثبت ثقافتی و مذہبی رنگ کے ساتھ جگہ دی جاتی ہے، جس کے ذریعے بریلوی مکتبِ فکر کی مخصوص روحانی و فقہی شناخت کی تشکیل ہوتی ہے۔[7]

7۔ تقابلی و تنقیدی جائزہ

7.1 بنیادی دینی علوم میں اشتراک

پانچوں وفاقی نظاموں میں بنیادی اشتراک یہ ہے کہ نصاب کی اساس قرآن، حدیث، فقہ، اصولِ فقہ، عربی زبان و بلاغت اور اسلامی تاریخ پر قائم ہے۔

قرآن کے باب میں: تجوید، حفظ، ترجمہ و تفسیر ہر جگہ بنیادی حیثیت رکھتے ہیں

حدیث میں: ابتدائی متون سے صحاح ستہ تک بتدریج مطالعہ کا نظام تقریباً مشترک ہے

فقہ واصولِ فقہ میں: ہر وفاق اپنی فقہی روایت کے مطابق بنیادی متون منتخب کرتا ہے، مگر استدلالی مزاج کو کسی نہ کسی درجے میں اہمیت حاصل ہے

عربی زبان وادب: دیوان المتنبی، دیوان حماسہ، سبع معلقات، مقامات حریری وغیرہ کا مطالعہ مختلف سطحوں پر مشترک رہتا ہے، جو کلاسیکی عربی ذوق کی تشکیل میں مدد دیتا ہے۔

7.2 فقہی وکلامی امتیازات

وفاق المدارس العربیہ: فقہ حنفی اور دیوبندی مکتب فکر کی اصولی و فقہی روایت یہاں غالب ہے ہدایہ، کنزالد قائق، شرح وقایہ، نور الانوار وغیرہ اسی روایت کی نمائندگی کرتے ہیں۔

وفاق المدارس الشیعہ: اثنا عشری امامیہ فقہ واصول، کلام اور نہج البلاغہ ودیگر شیعی متون اس نصاب کی محوریت ہیں یہاں امامتِ اہلِ بیت علیہم السلام، اصولِ عقائدِ امامیہ اور شیعی فکری میراث کا تحفظ مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

وفاق المدارس السّلفیہ: براہِ راست کتاب وسنت، سلف صالحین کے فہم اور سلفی عقائد کا غلبہ ہے فقہاء اربعہ کا مطالعہ موجود ہونے کے باوجود اصل تاکید نصوصِ شرعیہ کے ظاہری وسلفی فہم پر ہے۔

رابطۃ المدارس الاسلامیہ: فقہ حنفی کے ساتھ ساتھ جماعتِ اسلامی کی تحریکی فکر، اسلامی ریاست، معیشت وسیاستِ اسلام، تقابلِ ادیان اور معاصر ایدیالوجیوں کے تنقیدی مطالعے کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔

7.3 عصری مضامین کی شمولیت

چاروں نظاموں میں مختلف نسبتوں سے میٹرک وایف اے سطح کے عصری مضامین (انگلش، ریاضی، سائنس، مطالعہ پاکستان، معاشیات، سیاسیات وغیرہ) کو شامل کیا گیا ہے، تاہم وفاق المدارس العربیہ اور وفاق السّلفیہ میں عصری مضامین زیادہ تر اختیاری حیثیت رکھتے ہیں رابطۃ المدارس میں عصری مضامین اور تحریکی لٹریچر کی شمولیت نسبتاً زیادہ واضح اور منظّم ہے وفاق المدارس الشیعہ میں اصل زور حوزوی متون اور فقہی وکلامی تشکیل پر ہے، اگرچہ ملکی تناظر کے بعض تقاضوں کو بھی نصاب میں

جگہ دی گئی ہے۔

7.4 اسناد کا سرکاری اعتراف

وفاق المدارس العربیہ، وفاق المدارس السّلفیہ اور وفاق المدارس الشیعہ تینوں کی بعض اسناد کو ایم اے اسلامیات/عربی کے مساوی تسلیم کیا گیا، جس نے مدارس کے فضلاء کے لیے رسمی تعلیمی اداروں میں داخلہ اور ملازمت کی راہیں کھولیں۔ اس نے مدارس کو کم از کم جزوی طور پر قومی تعلیمی ڈھانچے کے اندر ایک شناخت فراہم کی، اگرچہ مکمل ادارہ جاتی انضمام آج بھی ایک پیچیدہ اور حساس بحث ہے۔

7.5 تربیتی و فکری رجحانات

دیوبندی اور اہل حدیث وفاقوں میں کلاسیکی فقہ و حدیثی ذخیرے کے ساتھ مسلکی دفاع، مناظرانہ روایت اور عوامی سطح کی دینی قیادت کی تیاری اہم عنصر ہے شیعہ وفاق میں حوزوی طرز کی گہرائی، فقہ واصول کی تخصصی تربیت اور امامیہ کلامی روایت کی مضبوطی غالب ہے رابطۃ المدارس میں تحریکی، سیاسی اور معاشرتی شعور کے ساتھ دین کی اجتماعی تعبیر اور اقامتِ دین کا تصور نصاب کے پس منظر میں نمایاں ہے۔

8۔ نتائج و سفارشات

1. پاکستان کے دینی مدارس کے چار بڑے وفاقی نظاموں نے اپنی اپنی فقہی و فکری روایت کے تحفظ، دینی علوم کی بقا اور دینی قیادت کی فراہمی میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ ان کے بغیر قومی و سماجی سطح پر مذہبی شعور کی موجودہ صورت کا تصور مشکل ہو جاتا ہے۔
2. نصابِ تعلیم کے حوالے سے اگرچہ بنیادی دینی علوم میں اشتراک موجود ہے، تاہم عصری سوشل سائنسز، تحقیقاتی طریقۂ کار، جدید قانون، بین الاقوامی تعلقات، میڈیا اسٹڈیز، اور جدید معاشی و فکری چیلنجز کے حوالے سے ابھی بہت گنجائش باقی ہے۔ اگر مدارس کے وفاقی نظام اپنے نصابات میں ان شعبوں کو زیادہ منظّم اور سنجیدہ سطح پر شامل کریں تو فارغ التحصیل علماء معاصر دنیا کے فکری مباحث سے زیادہ پُراعتماد انداز میں مکالمہ کر سکیں گے۔
3. بین المسالک علمی مکالمہ اور مشترکہ علمی پلیٹ فارمز کی ضرورت ہے، جہاں وفاق المدارس العربیہ، وفاق المدارس الشیعہ، وفاق المدارس السّلفیہ اور رابطۃ المدارس کے نمائندہ علماء علمی احترام کے ساتھ مشترکہ مسائل (مثلاً تعلیمی پالیسی، مذہبی انتہاپسندی، فقہی اجتہاد، اقلیتوں کے حقوق، معاشی انصاف وغیرہ) پر نظرِ ثانی اور مشترکہ بیانیہ تشکیل دے سکیں۔ اس کے لیے نصابی سطح پر بھی کم از کم معلوماتی نوعیت کا تعارفِ مکاتبِ فکر شامل ہونا مفید ہوگا۔
4. تحقیق اور تخلیقی علمی کام کے فروغ کے لیے ضروری ہے کہ اعلیٰ درجات (عالمیہ و شہادۃ العالمیہ) میں ریسرچ میتھڈالوجی، علمی تحریر، حوالہ جاتی نظم، اور جدید اکیڈمک معیارات سے ہم آہنگ لکھنے پڑھنے کی تربیت دی جائے، تاکہ مدارس کے فضلاء قومی و بین الاقوامی سطح کے علمی جرائد میں علمی و تحقیقی سطح پر جگہ بنا سکیں۔
5. ریاستی سطح پر مدارس کے وفاقوں کے ساتھ مکالمہ محض سیکیورٹی اور سیاسی زاویے سے نہیں، بلکہ تعلیمی پالیسی،

نصاب، اسناد اور تحقیق کے تناظر میں کیا جانا چاہیے۔ اس کے لیے مشترکہ کمیشن، مشترکہ ریسرچ پروجیکٹس اور جامعات مدارس اشتراک کے عملی ماڈل سامنے لانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

نتیجتاً کہا جا سکتا ہے کہ ملک کے بڑے دینی وفاقی بورڈز نے ماضی میں جو کردار ادا کیا، آئندہ بھی وہی ادارے دینی فکر کی تشکیلِ نو، امت کی علمی و فکری رہنمائی اور قومی بیانیہ سازی میں اہم کردار ادا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، بشرطیکہ وہ اپنی مضبوط کلاسیکی بنیاد کو برقرار رکھتے ہوئے معاصر تقاضوں کے ساتھ سنجیدہ اور منظّم علمی مکالمہ شروع کریں۔ یہی وہ راستہ ہے جو مدارس کو ماضی کا nostalgia یا ہونے کے بجائے حال و مستقبل کا تخلیقی شریک بنا سکتا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] معصوم الرحمٰن، پاکستان کے دینی مدارس، 300۔

[2] معصوم الرحمٰن، پاکستان کے دینی مدارس (اسلام آباد: مثال پبلیشرز، تاریخِ اشاعت ندارد)، 279۔

[3] وفاق المدارس، نصاب وفاق المدارس (دیوبند) (ملتان: وفاق المدارس، تاریخِ اشاعت ندارد)، 1۔

[4] وفاق المدارس شیعہ، نصاب وفاق المدارس (شیعہ) (لاہور: وفاق المدارس شیعہ، تاریخِ اشاعت ندارد)، 1۔

[5] وفاق المدارس سلفیہ، نصاب وفاق المدارس (سلفیہ) (فیصل آباد: وفاق المدارس سلفیہ، تاریخِ اشاعت ندارد)، 1۔

[6] مجلسِ تعلیم رابطہ المدارس، نصاب دستور (رابطہ المدارس) (لاہور: منصورہ پبلیشرز، تاریخِ اشاعت ندارد)، 1۔

[7] تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان، سرکاری ویب سائٹ، "نصاب تعلیم" اور تعارفی مواد، لاہور۔

[8] قاسمی، محمد تقی۔ دینی مدارس کا نظامِ تعلیم اور جدید تقاضے۔ کراچی: دارالاشاعت، 2015ء، ص 85–92۔

[9] ندوی، سید ابوالحسن علی۔ اسلامی تعلیمات اور عصری تقاضے۔ لکھنؤ: ندوۃ العلماء، 2000ء، ص 45–50۔

[10] مودودی، سید ابوالاعلیٰ۔ تعلیمات۔ لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، 1988ء، ص 120–125۔

[11] خان، محمد اکرم۔ برصغیر میں دینی مدارس کی تاریخ۔ لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، 2010ء، ص 60–68۔

[12] فاروقی، خالد مسعود۔ اسلامی تعلیم اور معاشرتی تبدیلی۔ اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، 2008ء، ص 95–102۔

[13] قریشی، جاوید اقبال۔ پاکستان میں مذہبی تعلیم کا ارتقاء۔ لاہور: وینگارڈ بکس، 2012ء، ص 140–150۔

[14] احمد، خورشید۔ اسلامی نظامِ تعلیم: نظریہ و عمل۔ لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، 1996ء، ص 75–80۔

[15] سلیم، محمد اشرف۔ مدارسِ دینیہ: مسائل اور امکانات۔ کراچی: مکتبہ معارف القرآن، 2018ء، ص 110–118۔

[16] حسن، سید منور۔ اسلامی تعلیم اور جدید چیلنجز۔ لاہور: منصورہ پبلیشرز، 2005ء، ص 55–60۔

[17] علی، محمد۔ پاکستان میں دینی مدارس کا کردار۔ اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، 2016ء، ص 130–138۔